بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ نورٌ یریدُ تمنائے آں ہمی بینم ۔۔۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۴ احسان ۱۳۴۴ ہش / ۲ صفر ۱۳۸۵ھ / ۴ جون ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ ایک دائمی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے

یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے

"خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا جیسے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوتِ ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر آپؐ کے اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اوّل ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیّئہ کو چھوڑ کر عاداتِ ذمیمہ کو ترک کر کے خصائلِ حسنہ کو لیتا ہے اس کے لئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان عاداتِ بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بے شک یہ کرامت ہے ...... پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں کہ ہر ایک یہی چاہتا ہے تو بس یہ ایک دائمی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایک ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ خلق اور خالق کے نزدیک اہلِ کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دینِ حق قبول کر لیا۔ پس میں پھر پکار کر کہتا ہوں اور میرے دوست سُن رکھیں کہ وہ میری باتوں کو ضائع نہ کریں اور ان کو صرف ایک قصہ گو یا داستان کی کہانیوں ہی کا رنگ نہ دیں بلکہ میں نے یہ ساری باتیں نہایت دلسوزی اور سچی ہمدردی سے جو فطرتاً میری روح میں ہے کی ہیں ان کو گوش دل سے سنو اور ان پر عمل کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۲)

اخبار احمدیہ

— یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ اور مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال کو مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۵ء ایک اور بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ ان کا چوتھا بچہ ہے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں پہلے ہیں۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نواسی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیگر افراد اور خاندان حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

— ربوہ ۳ جون۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے۔ بوجہ ضعف پیری گزشتہ سال سے کئی عوارض میں مبتلا ہیں۔ اب چند روز سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے تندرستی کی دعا جلد عطا کرے۔ آمین۔

— حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"اما نت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور غذا بخش بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴؍جون ۱۹۶۵ء

[redacted]

الٰہی عذاب کب اور کیوں آتا ہے

ایک دینی کہلانے والا ہفت روزہ "حادثہ فاجعہ" کے زیرِ عنوان قاہرہ میں پی آئی اے کے طیارہ کی تباہی اور لائق و قابل پاکستانیوں کی دردناک ہلاکت کے متعلق لکھتے ہوئے رقمطراز ہے :۔

"کون ہے جس کا دل تڑپ نہ جائے اور کس میں یارا ہے کہ مولانا ایسے عظیم صاحب فکر و وجدان کی اس حالت کا تجزیہ کر سکے۔

۔۔۔۔۔۔۔

اس حادثہ فاجعہ پر کچھ کہنے کی ہمت اس وقت تو پیدا نہیں ہو رہی، صرف ایک بات اپنے حلقۂ احباب اور بزرگوں کے ہاں بار پا سکے تو ملک کے اہل دانش اور اصحاب اثر سے عرض کرنا ہے کہ اکیلے اکیلے اور جمع ہو کر سوچئے کہ کہیں آسمان سے کوئی فیصلہ ہمارے خلاف تو صادر نہیں ہو چکا؟ ہم کسی سزا یا عذاب کا مورد تو نہیں بن رہے اور کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ بعض غلط اعمال کی جو سنگین سزائیں، نوشتہ الٰہیہ میں مقرر کی گئی ہیں وہ ہمیں ملنا شروع ہو رہی ہیں ؟؟؟

ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اس زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا فیصلہ آسمان پر ہوتا ہے اور آسمان کا فیصلہ اس وقت تک کسی قوم یا فرد کو کوئی نقصان پہنچانے کا ہوتا ہے جب وہ رضائے الٰہی کے راستے سے ہٹ کر ناپسندیدہ راستوں پر سفرِ حیات شروع کر دیتا ہے۔ اس وقت فضا و خلا اور ہماری اپنی زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے، پھلوں کو تباہ کرنے والی آندھیاں۔ اناج کو ضائع کرنے والی بے موسم بارشیں۔ صحت برباد کرنے والی ژالہ باری۔ آبادیوں کو ویران کرنے والے بحری اور بری طوفان۔ سرحدوں پر دشمنوں کی چوکیاں۔ ہمارے اجتماعی ماحول میں شکست و ریخت۔ حوادث کی کثرت اور غیر معمولی موت کی تباہ کاریاں۔ یہ سبھی عنوانات ہیں جن پر ان لوگوں کو تو انتہائی فکرمندی بلکہ اضطراب کے ساتھ غور کرنا چاہیئے جو قرآن مجید کے اصول۔ عذاب اور احادیث میں فرمائے گئے نتائج اعمال کی حقانیت پر یقین کرتے ہیں۔ ۔۔۔ بس اس وقت اس سے زیادہ کہنے کی ہمت نہیں۔ اللّٰھم ربنا لا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذالك۔ اللّٰھم انت اذا اردت فتنۃ بعبادك فاقبضنا غیر مفتونین آمین اللہ الحق آمین۔

مضطرب
عبدالرحیم اشرف
۲۰ محرم ۱۳۸۵ھ ۲۲ مئی ۱۹۶۵ء

(المنبر ۲۸/۵/۶۵ ص ۵)

یہ بالکل صحیح ہے کہ اس زمین پر جو کچھ ہوتا ہے اس کا فیصلہ پہلے آسمان پر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کی بھی وضاحت کی ہے اور فرمایا ہے کہ زمین پر کچھ بھی نہیں ہوتا جس کا فیصلہ پہلے آسمان پر نہ ہو جائے۔ (کشتی نوح)۔ مگر افسوس ہے کہ آج انسان نے اس حقیقت کو فراموش کر دیا ہے اور سمجھنے لگا ہے کہ زمین پر جو کچھ چاہے وہ کر سکتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ایک حد تک اختیار بھی دیا ہے اور اس کی رہنمائی کے لئے عقل بھی عطا کی ہے لیکن یہ اختیار بہت ہی محدود ہے اور یہ عقل بہت ہی تھوڑی مدد اس کی کرتی ہے۔ ورنہ دنیا میں جو کچھ حادثات اور واقعات رونما ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ان پر جو اختیار ہے وہ ناقابلِ التفات ہے مگر انسان اپنی عقل پر بے حد مغرور ہو جاتا ہے اور ایسے بے باکی کے کام کرنے لگتا ہے کہ گویا یہ تمام دنیا اسی نے بنائی ہے۔ اور جو کچھ چاہے وہ یہاں کر سکتا ہے لیکن اگر انسان غور کرے تو اس کا یہ غرور محض اپنے نفس کا دھوکا بن کر رہ جاتا ہے اور جو واقعات اس دنیا میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اس میں انسان اور اس کی عقل کا حصہ نہایت خفیف سا ہوتا ہے۔

اس کی مثال ابو صالح اصلاحی کی تحریر سے ملتی ہے۔ یہ مشہور صحافی بھی اسی حادثہ کا شکار ہوا ہے۔ اس حادثہ کے چند ہی روز پہلے اس نے لکھا تھا کہ ہوائی سفر میں دو فوجی افسروں بلکہ دو بڑی شخصیتوں کو اکٹھے نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ حادثہ کی صورت میں کم سے کم ایک کی جان تو بچ جائے گی۔ مگر کتنی حیرت ہے اس دانشور کو اس وقت کچھ بھی یاد نہ رہا جب وہ ایک ایسے طیارہ میں خود سفر کرنے کے لئے تیار ہو گیا جس میں ملک و قوم کے نہایت چوٹی کے قابل فرزند سفر کر رہے تھے اور جن کی مرگِ انبوہ آج ملک و قوم کے لئے باعث صد آہ و بکا اور ہزار حسرت و رنج بنی ہوئی ہے۔

اس مثال سے واضح ہے کہ انسان خواہ کتنا بھی دانشور ہو جائے وہ کبھی اس کام کو نہیں روک سکتا جس کا فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہو۔ جو کچھ ہونا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے انسان اس کو کسی طرح نہیں روک سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان کو اپنی خداداد دانشمندی اور قوٰی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ یہ چیزیں تو اسی لئے ملی ہیں کہ ان سے انسان فائدہ اٹھائے۔ البتہ انسان کو اپنی دانشوری پر کبھی مغرور نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس فعال لما یرید کی حکمتوں کے مقابلہ میں انسان کی ذرّہ سے بھی کم مقدار دانشوری کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

دوسرا امر جو اس تعلق میں معاصر نے بیان کیا ہے وہ بھی نہایت اہم ہے اور وہ یہ ہے جو قرآن مجید کے اصول عذاب اور احادیث میں فرمائے گئے نتائج اعمال کی حقانیت کے متعلق ہے۔ انسانی اعمال کے جو نتائج تکوینی قوانین کے مطابق پیدا ہوتے ہیں وہ تو ہر عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص آگ میں ہاتھ ڈالتا ہے تو ہاتھ کا لازماً جل جانا ظاہر ہے۔ جہاں تک انسان کے نیک و بد اعمال کا تعلق ہے انکی جزا سزا تکوینی قانون کے ماتحت اس دنیا میں بھی ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی۔ مثلاً کوئی شخص جنسی ہوس میں بڑھ جاتا ہے تو اس کو جنسی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اسی طرح فسق و فجور کی تکوینی قوانین کے ماتحت اس دنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور اگلی دنیا میں بھی ملے گی اس میں مومن اور کافر یکساں ہیں۔ دنیا میں ایسی سزا کا تعلق عمل سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک سزا ہے جو بظاہر انسانی اعمال اور تکوینی قانون کے ساتھ کوئی میل نہیں رکھتی اور یہ سزا افراد کو بھی اور اقوام کو بھی اس دنیا میں ملتی ہے۔ یہ سزا صرف فسق و فجور کی وجہ سے نہیں ملتی بلکہ ایک خاص صورت میں ملتی ہے اس کو عذابِ الٰہی کہتے ہیں۔ یہ سزا اس وقت ملتی ہے جب انسان اللہ تعالےٰ اور اس کے فرستادگان سے شوخیاں اور شرارتیں کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عذابِ الٰہی پر بڑی تفصیل سے ارشادات فرمائے ہیں اور واضح کیا ہے کہ دنیا میں عذاب الٰہی کیوں آتا ہے۔ چنانچہ آپ عذاب کی فلاسفی کے زیرِ عنوان فرماتے ہیں :۔

"ہمارا مذہب یہ ہے کہ دنیا میں جو عذاب ملتے ہیں وہ ہمیشہ شوخیوں اور شرارتوں سے ملتے ہیں۔ انبیاء اور مامورین کے جس قدر منکر گزرے ہیں ان پر عذاب اسی وقت نازل ہوا جبکہ ان کی شرارت اور شوخی حد سے تجاوز کر گئی۔ اگر وہ لوگ حد سے تجاوز نہ کرتے تو اصل گھر عذاب کا آخرت ہے ورنہ اسطرح سے دیکھ لو کہ ہزاروں کافر ہیں جو کہ اپنا کاروبار کرتے ہیں اور پھر کفر پر ہی مرتے ہیں مگر دنیا میں کوئی عذاب ان کو نہیں ملتا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ مامورمن اللہ کے مقابلہ پر اگر شوخی اور شرارت میں حد سے نہیں بڑھتے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آخرت میں بھی ان کو عذاب نہ ہوگا۔ دنیاوی عذاب کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکذیب مرسل، استہزاء اور ٹھٹھے میں اور ایذا میں حد سے بڑھے اور خدا کی نظر میں انکا فساد، فسق اور ظلم اور آزار نہایت درجہ پر پہنچ گیا ہو۔ اگر*

متفرقات

نہ خودی ہے نہ خود آگاہی ہے + نہ مشقت ہے نہ جاں کاہی ہے
گوشہ گیری میں مزے ہیں تنویر + یہ غریبوں کی شہنشاہی ہے

زمانہ میں ربوہ سی بستی کہاں ہے + یہاں راحتِ روح و آرامِ جاں ہے
ہے اسلام آباد وہ شہر جس میں + صفا و رضا و سلام و اماں ہے
یہی الوصیت میں فرما گئے ہیں + خلافت کا اب سلسلہ جاوداں ہے
جہانگیرِ دولت سے کہہ دے یہ جا کر
کہ تنویر بھی فقر کا شاہجہاں ہے

* ایک کافر مسکین صورت رہے گا اور اسکو خوف دامنگیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذابِ دنیوی اس پر نازل نہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد ششم ص۱۲۶)

پاکستان کے لئے موجودہ خطرات اور ہمارا فرض

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا خطبہ جمعہ

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۴ر مئی ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں مندرجہ ذیل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آج میں ان حالات اور ان خطرات سے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جو اس وقت پاکستان کو درپیش ہیں۔ بھارت کے رن کچھ پر جارحانہ حملہ کے نتیجہ میں پاکستانی فوج نے جو بھارتی فوج کو شکست فاش دی ہے اس کی خفت اور عار مٹانے کے لئے وزیر اعظم بھارت نے پاکستان کو یہ دھمکی دے رکھی ہے کہ وہ اب رن کچھ کے علاوہ پاکستان کے کسی دوسرے علاقہ پر حملہ کر کے جنگ لڑیں گے۔ اور اس سے انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اس مقصد کے پیش نظر کشمیر اور ایسٹ پاکستان وغیرہ کی حدود پر بھارتی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے حکومت پاکستان بھی دفاعی تدابیر کر رہی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ بھارت یہ جارحانہ حملہ کب کرے۔ اور کس جگہ کرے۔ مگر ہم پاکستانیوں کا یہ فرض ہے کہ ہم ذہنی لحاظ سے ہر وقت اس امر کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں کہ جب کبھی پاکستان پر کوئی طاقت جارحانہ حملہ کرے تو ہم اس کا پوری قوت اور طاقت اور جرأت کے ساتھ ایسے رنگ میں مقابلہ کریں کہ حملہ آور کو سوائے بھاگنے کے چارہ نہ رہے۔

اس سلسلہ میں میں نہ صرف احمدی احباب کی بلکہ ہر پاکستانی کی توجہ اس لطیف اور مبنی بر حقیقت جواب کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں جو حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۷ء میں جب آپ تقسیم ملک کے بعد قادیان سے لاہور تشریف لائے تھے اور پاکستان خطرہ میں تھا۔ ان بڑے بڑے لوگوں کو دیا تھا۔ جنہوں نے آپ کے پاس آکر یہ کہا تھا کہ اب تو لاہور بھی خطرہ میں ہے بتائیے اب کیا کیا جائے آپ نے فرمایا:۔

"جب تم نے پاکستان مانگا تھا تو یہ سمجھ کر مانگا تھا کہ روپیہ ہمارے پاس کم ہوگا اور ہمیں اپنی حفاظت کے لئے بڑی جدوجہد سے کام لینا پڑیگا ..... اور یہ خطرات جو آج آپ کو نظر آرہے ہیں۔ اس وقت بھی آپ کے سامنے تھے۔ اس لئے یہ کوئی نئے خطرات نہیں پاکستان کے لئے یہ خطرات ضروری تھے۔ اور اب جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ پاکستان کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات ضرور ہے۔ یا تو وہ فتح پائے گا یا مارا جائے گا۔ اگر تم فتح حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں بھاگنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر تم شکست کھانا چاہتے ہو۔ تو یاد رکھو دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جو مغربی پاکستان کے تین کروڑ مسلمانوں کو پناہ دے سکے ... اگر پاکستان نے شکست کھائی تو یقیناً اس کے لئے موت ہے پاکستان میں بھی موت ہے اور پاکستان سے باہر بھی موت ہے۔ اور جب موت ایک لازمی چیز ہے تو اب یہ سوال نہیں رہ جاتا کہ مسلمان جائیں کہاں بلکہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ لاہور کے آگے لڑتے ہوئے مریں یا کراچی کے سمندر میں غرق ہو کر مریں۔ یہ دونوں موتیں آپ لوگوں کے سامنے ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ آپ کونسی موت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ لاہور کے سامنے دشمن سے لڑتے ہوئے مرنا زیادہ پسند کرتے ہیں کہ بھاگتے ہوئے کراچی کے سمندر میں غرق ہو جائیں اور مارے جائیں۔ بہرحال پاکستان کے لئے اب سوائے اس کے اور کوئی چیز نہیں کہ یا فتح یا موت۔ دوسرے ملکوں کے لئے تو یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کرلیں۔ کیونکہ ان کی آبادی تھوڑی ہے۔ لیکن پاکستان کی آبادی اتنی زیادہ ہے کہ کوئی اسلامی ملک ایسا نہیں جو پاکستان کے لوگوں کو پناہ دے سکے ... پس پاکستان کے ہر مسلمان مرد اور عورت کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے یا تو عزت اور فتح کی زندگی بسر کرنی ہے یا عزت اور فخر کی موت اسے مرنا ہے۔ یہی ایک راستہ ہے۔ جس پر ہر شریف کو چلنا چاہیئے کہ یا تو وہ دشمن پر فتح پائے یا عزت کی موت مرے۔" (قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں)

آج بھی جبکہ پاکستان خطرات سے گھرا ہوا ہے۔ ہر پاکستانی کو یہ حقیقت پر مبنی جواب پیش نظر رکھ کر دفاع پاکستان کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیئے۔

ہم ایک ملک چاہتے تھے جسے حضرت نبی اکرم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملک کہا جا سکے سو اللہ تعالےٰ نے ہمیں وہ ملک پاکستان عطا کر دیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو صحیح اسلامی ملک بنائیں جسے سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ملک کہا جا سکے۔ اور اس مقصد کے پیش نظر جس قدر قربانیوں کی ضرورت ہو۔ ان سے دریغ نہ کریں۔

پھر پاکستان کے ساتھ ہی کشمیر کا مسئلہ ہے۔ اور کشمیر کا سوال پاکستان کے لئے زندگی و موت کا سوال ہے۔ اور بھارت وہاں بھی اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے۔ اور یو این او کے فیصلہ کی کہ وہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ اہالیان کشمیر کی مرضی کے مطابق عام رائے شماری کے ذریعہ ہوگا۔ جسے وہ خود بھی تسلیم کر چکا ہوا ہے۔ اس کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے بھارت کا ایک حصہ بنا رہا ہے۔ آزادی کشمیر کی تاریخ کا ہم سے گہرا تعلق ہے۔ سب سے پہلے آزادی کشمیر کی تحریک کو کشمیر کمیٹی نے جس کے صدر حضرت امام جماعت احمدیہ تھے۔ اندرون ملک اور بیرون ممالک میں کامیاب بنانے کے لئے تمام ممکن وسائل اختیار کئے تھے۔ اور تقسیم ملک کے بعد آزاد کشمیر گورنمنٹ کے قیام کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کا مشورہ کارفرما تھا۔ اور سب سے پہلے اس کی طرف توجہ بھی آپ کی ہدایت کے ماتحت احمدیہ جماعت کے آرگن الفضل نے دلائی تھی۔ جب ریاست جونا گڑھ نے حکومت پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کیا۔ اور دونوں حکومتوں میں معاہدہ ہو چکا۔ تو ہندوستان نے بات چیت کرنے کے لئے اپنا ایک پولیٹیکل سیکرٹری جونا گڑھ بھجوا دیا۔ حالانکہ معاہدہ کے پیش نظر حکومت پاکستان کے پاس آنا چاہیئے تھا۔ اور حکومت ہند نے بمبئی میں جونا گڑھ کی ایک آزاد حکومت قائم کر دی۔ نیز اعلان کیا کہ ٹراونکور کو آزادی نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ اس کی حد ہندوستان سے ملتی ہے۔ تو الفضل نے حکومت پاکستان کو توجہ دلاتے ہوئے لکھا:۔

"کشمیر کی اسی فیصدی آبادی مسلمان ہے جو پاکستان سے ملنا چاہتی ہے۔ مگر حکومت پاکستان نے کیوں یہ اعلان نہ کیا کہ ہم کوئی دخل اندازی پسند نہیں کریں گے۔ جب تک کشمیر میں آزاد حکومت کے ماتحت ریفرنڈم نہیں کیا جائے گا۔ ہم کشمیر کو ہندوستان میں شامل ہونے نہیں دیں گے۔ خصوصاً جبکہ اس کی سرحد سینکڑوں میل تک ہماری سرحد سے ملتی ہے .... جس طرح جونا گڑھ کے مقابلہ میں ہندوستانی یونین نے ایک الگ حکومت قائم کر دی ہے۔ کشمیر کے متعلق بھی پاکستان کو اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے علاقہ میں آزاد گورنمنٹ بنی تو ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے۔" (الفضل ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء)

کشمیر آزاد گورنمنٹ کے قیام کے سلسلہ میں صرف توجہ دلانے پر ہی اکتفا نہ کی گئی بلکہ جماعت احمدیہ پاکستان جو جائز امداد دے سکتی تھی اس نے دی۔ اور اس کے بعد فوراً ہی آزاد کشمیر گورنمنٹ کا راولپنڈی سے اعلان ہو گیا۔ پھر جب بھارت کشمیر کا کیس یو این او میں لے گیا۔ تو حسن اتفاق سے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو وزیر خارجہ تھے۔ انہوں نے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اور آخرکار ریفرنڈم والا ریزولیوشن پاس ہوا۔ جسے بھارت نے بھی اس وقت تسلیم کیا تھا۔ اب یو۔ این۔ او کے اس فیصلہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زبردستی کشمیر کو بھارت کا ایک حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص مشیت کے ماتحت پاکستان لایا ہے تا کہ مسلمانوں کی ایک مضبوط اور طاقتور حکومت بن جائے اور ایک دفعہ پھر اسلامستان قائم ہو جائے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت ہو۔ اور ہم انشاء اللہ اس کو استوار کر کے چھوڑیں گے"

اس مقصد کے پیش نظر پاکستان کے استحکام کے لئے پاکستانیوں کو ہر ممکن قربانی کرنی چاہیئے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ بعض چیزیں بظاہر ان ہونی نظر آتی ہیں

وہ دعاؤں کے ذریعہ ممکن ہوجایا کرتی ہیں۔ دیکھو ۱۹۵۶ء میں جب کہ پاکستان کو اندرونی اور بیرونی خطرات لاحق تھے اور ظاہر پر نظر رکھنے والے لوگ خیال کرنے لگے تھے کہ اب دیر تک پاکستان قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اس سے پہلے ۱۹۵۴ء میں وزیراعظم پنڈت نہرو "ہندی چینی بھائی بھائی" کے نعرے بلند کر چکے تھے اور یہ اعلان کر چکے تھے کہ روس اور چین سے ہمارے تعلقات مستقبل میں اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کشمیر کے مسئلہ کی اہمیت کا ذکر کرکے کہ جب تک کشمیر نہ ملے پاکستان محفوظ نہیں رہ سکتا اور یہ کہ امریکہ وغیرہ نے کرنا کرانا کچھ نہیں کشمیر کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سامان نرالے ہوتے ہیں آپ نے ان الفاظ میں تسلی دلائی

"ایسے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو شمال اور مشرق کی طرف سے شدید خطرہ پیدا ہونے والا ہے اور وہ خطرہ ایسا ہوگا کہ باوجود طاقت اور قوت کے ہندوستان اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اور روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہے گی۔ سو دعائیں کرو۔ اور یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے۔ اور میں اسے دیکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ امریکہ یہ محسوس کرے گا۔ کہ اگر میں نے جلدی قدم نہ اٹھایا۔ تو میرے قدم نہ اٹھانے کی وجہ سے روس اور اس کے دوست بیچ میں گھس آئیں گے۔ پس مایوس نہ ہو اور خدا تعالیٰ پہ توکل رکھو اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ کے اندر ایسے سامان پیدا کر دے گا۔ آخر دیکھو یہودیوں نے تیرہ سو سال انتظار کیا اور پھر فلسطین میں آگئے مگر آپ لوگوں کو تیرہ سو سال انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ممکن ہے تیرہ بھی نہ کرنا پڑے ممکن ہے دس بھی نہ کرنا پڑے اور اللہ تعالیٰ اپنی برکتوں کے نمونے تمہیں دکھائے گا۔"

چنانچہ ۱۹۶۲ء میں شمال مشرق کی طرف سے بھارت کو شدید خطرہ پیدا ہوا اور چین کی فوجوں نے بھارتی فوجوں کو ایسی شکست فاش دی کہ تمام دنیا میں بھارتی فوج کی بدنامی ہوئی روس کی ہمدردی بھی اس سے جاتی رہی اور امریکہ خود بھارت کی امداد کرنے کے لئے آگے بڑھا اور بھارت کی [illegible] جنگ سے اتنی امداد کی کہ مغربی ممالک بھی یہ سمجھنے لگے کہ امریکہ نے بھارت کو ہمسایہ حکومتوں کے لئے ایک دائمی خطرہ بنا دیا ہے اس اعلان میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو یہ فرمایا تھا۔

"یہ نہ سمجھو کہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے یا ہم کمزور ہیں خدا کی انگلی اشارے کر رہی ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں"

آج رن کچھ میں پاکستانی فوج نے جس شجاعت اور بہادری اور دلیری سے بھارت کی فوج کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست فاش دی اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ ہماری گورنمنٹ کمزور ہے اور نہ ہماری افواج کمزور ہیں۔ اور اس وقت بھی روس نے بھارت کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کشمیر سے متعلق جو پہلے روسی لیڈروں نے بھارت کی تائید میں نظریہ قائم کیا تھا اسے بدل دیا۔ چنانچہ امروز لاہور ۵؍ مئی ۱۹۶۵ء میں ماسکو ۴ مئی کی یہ خبر شائع ہوئی ہے

"روس نے رن کچھ کے بارے میں ہندوستان کا موقف ماننے اور اس تنازعہ میں اس کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روسی وزیراعظم کوسی گن نے ہندوستان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ یہ جھگڑا پرامن طریقے پر طے کرے۔ ہندوستانی ذرائع کے مطابق روسی وزیراعظم نے ہندوستان کے سفیر ترلوکی ناتھ کول سے ملاقات کے دوران کہا کہ سرحدی جھگڑے فوجی کارروائی سے نہیں بلکہ پرامن طور پر حل ہونے چاہئیں روس سرحدی خلاف ورزیوں کے خلاف اور سفارتی ذرائع سے مسائل حل کرنے کا حامی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ نہیں ہو سکتیں جو جارحانہ کارروائی کرتے ہیں"!

آج کل وزیراعظم بھارت روس کے دورہ پر ہیں اور وہاں بھی انہیں اپنے مقصد کے حصول میں ناکامی ہوئی ہے۔ چنانچہ آج ۱۴ مئی کے مشرق میں یہ عنوان دے کر لکھا ہے۔

"شاستری کا دورہ روس پہلے ہی مرحلہ میں ناکام ہوگیا" "کشمیر اور رن کچھ کے سوال پر روس کی حمایت حاصل کرنے کی امیدیں ختم ہوگئیں"

بھارتی وزیراعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے بھارت کو روس کی اس حمایت کا پرزور الفاظ میں ذکر کیا۔ جو روس ماضی میں کشمیر کے سوال پر کرتا آیا ہے۔ اور خوشامدانہ انداز میں یہاں تک کہہ دیا کہ ہم اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کو محض آپ کی حمایت کی بنا پر اب تک کامیابی کے ساتھ چلاتے آئے ہیں" مگر روسی وزیراعظم نے اپنی جوابی تقریر میں مسٹر شاستری کی تقریر کے اس حصے کا ذکر ہی نہیں کیا بلکہ امریکہ پر کڑی نکتہ چینی کی۔" اور امریکہ نے بھی بھارت کی حکومت کو اس امر سے روکا ہے اور کہا ہے کہ رن کچھ کے بعد وہ پاکستان کے کسی دوسرے مقام پر جنگ شروع کرنے کی حماقت نہ کرے مگر وزیراعظم بھارت نے اس وارننگ کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم امریکہ کی ایسی وارننگ کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(پاکستان ٹائمز ۸ مئی ۱۹۶۵ء)

پس ہمیں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہیئے اور تحفظ و استحکام پاکستان کے لئے حتی الامکان قربانیاں پیش کرتے چلے جانا چاہیئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"سورہ کوثر کے الفاظ انا اعطینٰک الکوثر گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں۔ مگر ایک رنگ میں آج پاکستان کے ہر فرد کے سامنے یہ الفاظ رہنے چاہئیں۔ خدا نے آپ لوگوں کو ایک آزاد حکومت دے دی ہے۔ جس میں اسلامی طریقوں پر آپ لوگوں کو عمل کرنے کا موقع ہے۔ اب اس دوسرے حصے کو پورا کرنا مسلمانوں کا کام ہے۔ فصل لربک وانحر یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ عبادتیں بجا لائیں اور اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کی عزت بجا لانے کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ ان شانئک ھو الابتر وہ دشمن جو آج انہیں کچلنا چاہتا ہے۔ خود کچلا جائے گا۔ وہ دشمن جو انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے۔ خود تباہ ہو جائیگا۔۔۔۔۔۔ یہ ایک چھوٹی سی سورت ہے۔ مگر قومی فرائض اور ذمہ داریوں کی وہ تفصیل جو اس میں بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی امداد حاصل کرنے کے وہ ذرائع جو اس سورت میں بیان کئے گئے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سورت آج ہر پاکستانی کے سامنے رہنی چاہیئے"

پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ بھارت کو جارحانہ حملوں کی عادت ترک کر دینے اور کشمیریوں کو ان کے ابتدائی حقوق آزادی وغیرہ عطا کرنے کی توفیق بخشے لیکن اگر وہ پرامن طریق سے بات چیت کے ذریعہ جیسا کہ پاکستان کی پالیسی ہے باہمی تنازعات طے کرنے پر تیار نہ ہو اور جارحانہ کارروائیوں سے باز نہ آئے اور جنگ کے ذریعہ ہی فیصلہ چاہے تو اس وقت پاکستان کی اللہ تعالیٰ نصرت فرمائے اور اسے فتح اور غلبہ بخشے اور ہر پاکستانی اس عزم کے ساتھ مقابلہ کرے کہ وہ "یا تو فتح پائے گا یا مارا جائے گا"۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے فتح ہی نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دعائے مغفرت

میرا پھوپھی زاد بھائی سید عبدالماجد ظفر ولد سید علی اصغر شاہ صاحب مرحوم سابق دیہاتی مبلغ چک ۱۱۶ سرگودھا بعمر تیس سال پچھلے دنوں ۵ دن کی علالت کے بعد فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اب اس کی یادگار ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ (سید غلام احمد شاہ)

ضروری اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد نے حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۵ء ایسی جماعتوں کا جائزہ لینا شروع کیا ہے۔ جہاں الفضل کا خطبہ نمبر نہیں جاتا۔ اس جائزہ کے لئے ایک سوالنامہ تیار کرکے پاکستان کی چھوٹی بڑی جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ سکرٹریان اصلاح و ارشاد کی طرف سے جوابات موصول ہو رہے ہیں۔ لیکن کسی جماعت میں اگر یہ سوالنامہ نہ پہنچا ہو اور وہ اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع دیں کہ آیا ان کی جماعت میں الفضل کا خطبہ نمبر جاتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں جاتا تو وہ کوشش کریں کہ الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ لیکن اگر مقامی جماعت میں استطاعت نہ ہو تو اپنی اطلاع میں اس بات کا ذکر کریں تا اس جماعت کے نام الفضل کا خطبہ نمبر بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ اس سال رمضان المبارک ۲۵ دسمبر سے شروع ہوگا۔ اس لئے احباب کی سہولت اور حرمت رمضان کی وجہ سے حسب فیصلہ مجلس مشاورت جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔ جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸؍ دسمبر ۱۹۶۵ء کی بجائے ۱۹-۲۰-۲۱؍ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ احباب ان تاریخوں کو نوٹ فرمالیں۔ اور ان کے مطابق تیاری فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

احبابِ جماعت کی خدمت میں ایک دردمندانہ گزارش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند قابلِ غور ارشادات

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی مامور آتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اس کے کام میں معاون و مددگار لوگوں کی مخلص جماعت پیدا کر دیتا ہے اور یہ جماعت دنیا کے لالچ کو بکلی چھوڑ کر اپنے آپکو اس مامور کے ساتھ وابستہ کر لیتی ہے اور اسکی ہر آواز پر لبیک کہتی ہوئی اپنے آپ کو پیش کر دیتی ہے۔ چنانچہ یہی بات ہم موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں دیکھتے ہیں پھر آپؑ کے بعد آپؑکے خلفاء کے وقت میں بھی کافی حد تک یہ بات دیکھنے میں آتی ہے مگر جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بُعد ہوتا جاتا ہے افسوس ہے کہ والہانہ اخلاص کی یہ حالت کم ہوتی جارہی ہے خصوصاً ایک طبقہ جو بظاہر دنیوی علوم زیادہ پڑھ گیا ہے اب اس اخلاص اور ایمان کا مظاہرہ نہیں کرتا اور سلسلہ کی ضرورت کے وقت اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش نہیں کرتا۔ یہ حالت یقیناً دل کو کپکپا دینے والی ہے۔

خاکسار کا تعلق سلسلہ کے ایک اہم مرکزی شعبہ سے ہے یعنی فضلِ عمر ہسپتال سے فضلِ عمر ہسپتال کو لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت کئی سال سے ہے اسی طرح مرد ڈاکٹر کی ضرورت بھی ہے خاکسار کی طرف سے بار بار اعلان بھی ہوئے ہیں تنخواہ بھی گورنمنٹ کے گریڈز کے مطابق ہے مگر پھر بھی کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنے آپ کو مرکز کے ہسپتال کے لئے پیش کرتی۔ یہ کتنی افسوسناک حالت ہے احمدی لیڈی ڈاکٹر بیسیوں کی تعداد میں موجود ہیں اور ہر سال کئی پڑھ کر ڈگری حاصل کر رہی ہیں مگر کوئی اتنا اخلاص نہیں رکھتی کہ مرکز میں آکر مرکز کی خواتین کی خدمت کر سکے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مرکز کی خواتین کو مجبوراً ربوہ سے باہر عیسائی مشنری ہسپتال میں زنانہ امراض کے علاج کے لئے جانا پڑتا ہے۔ افسوس صد افسوس ان احمدی لیڈی ڈاکٹروں پر جن پر صرف احمدیت کا لیبل لگا ہوا ہے اور ان احمدی مردوں پر جن کی لڑکیاں دنیا کمانے کے لئے نیز مرکز کی پابندیوں سے بچنے کے لئے مرکز کے ہسپتال میں آنے سے گریز کرتی ہیں۔

آخر میں خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات درج کر کے احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ دیکھ لیں کہ ان ارشادات کی روشنی میں ان کا ایمان اور اخلاص کا دعوےٰ کس حد تک درست ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے کیونکہ مرنا تو ہر ایک شخص نے ہے کوئی آگے کوئی پیچھے۔ اس دنیا میں ہمیشہ نہ کوئی رہا نہ رہے گا اور نہ کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اتنا عرصہ زندہ رہے گا بلکہ انسان کو تو اپنے اگلے سانس کا بھی یقین نہیں کہ کب بند ہو جائے۔

"فاعتبروا یا اولی الابصار"

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "مجھے یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقع نہیں کب ملے گا۔۔۔۔۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ بھی اگر اس دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں کہ وہ اس نازک عہد کے ایفاء کی طرف کب توجہ دیں گے؟۔۔۔۔۔ ہر شخص اپنے دل میں جھانک کر دیکھے کہ دین و دنیا میں سے کس کا زیادہ غم اس کے دل پر غالب ہے اگر ہر وقت دل کا رُخ دنیا کے امور کی طرف رہتا ہے تو اسے بہت فکر کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔ کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کیلیئے ہو جاتا ہے اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفل ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ زندگی ناقابلِ اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے ہر ایک کو چاہیئے کہ دین کی فکر میں لگ جائے اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں ہے۔"

(بدر ۲۷ جولائی ۱۹۰۵ء منقول از ملفوظات جلد ہفتم صہ ۳۹۱ تا صہ ۳۹۳)

(۲) "جو شخص دنیا کو رد نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں دوستوں یاروں سے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار دیتا ہے۔۔۔۔ بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کی اور اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلے میں داخل نہیں ہو سکتا دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اُترنا مشکل ہے اس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا لیکن خدا اس کی قدر کرے گا وہ نہ مرے گا جبتک کہ دنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے جو کچھ برباد کر کے آوے گا خدا اسے سب کچھ پھیر دے گا لیکن ایک دنیا دار یہ قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا لیتا ہے اور اس کی نظر اہلِ دنیا کی طرف ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۱۶۹ تا صہ ۱۷۰ بحوالہ البدر ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

(۳) "یہاں کا (یعنی مرکزِ سلسلہ میں) رہنا تو ایک قسم کا آستانۂ ایزدی پر رہنا ہے۔ اس حوضِ کوثر سے وہ آبِ حیات ملتا ہے کہ جس کے پینے سے حیاتِ جاودانی نصیب ہوتی ہے جس پر ابدالآباد تک موت ہرگز نہیں آسکتی۔۔۔۔۔ جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آکر آباد نہیں ہوتا یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں رکھتا اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ مبادا وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صہ ۱۸۵، ۱۸۶)

(۴) "تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔۔۔۔۔ انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صہ ۱۰۰)

(۵) "جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال کے کام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لہذا یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہسپتال کے مندرجہ ذیل شعبوں کے لئے اپرنٹس (apprentice) (کام سیکھنے والے) رکھے جائیں تاکہ وہ ہسپتال میں کام سیکھیں اور آئندہ ہسپتال کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر کام پر لگائے جا سکیں۔ ان کام سیکھنے والوں کو ہسپتال مناسب الاؤنس دینے کی کوشش کرے گا۔ کام سیکھنے والے کی تعلیم میٹرک تک ہونی ضروری ہے اور اگر سائنس کا مضمون پڑھا ہو تو اس کو ترجیح دی جاوے گی۔

مندرجہ ذیل شعبوں کے لئے ایک ایک کام سیکھنے والے کی ضرورت ہے۔

۱۔ اوپریشن روم ۲۔ میل نرسنگ

خاکسار مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

دُعائے مغفرت

میری بھتیجی عزیزہ زکیہ بیگم اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب میئر ڈسپنسر سول ہسپتال گوجرانوالہ بعمر ۲۸ سال اچانک بچی کی پیدائش کے پانچویں دن ۲۹ مئی بروز ہفتہ وفات پا گئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی اس کی شادی کو ۵ سال ہی ہوئے تھے۔ پہلے دو کمسن بچے بھی ہیں۔ عزیزہ میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرحیم صاحب مقیم سیالکوٹ کی لڑکی اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف سیالکوٹ مقیم محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی بہو تھی نہایت نیک، مخلص، سادہ مزاج اور پابند صوم وصلوٰۃ تھی۔ دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرما وے اور اس کے ننھے ننھے بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین۔ (خاکسار منیر الدین احمد مبلغ مشرقی افریقہ حال ربوہ)

درخواستِ دعا: میری بھتیجی عزیزہ نائمہ سعیدہ سلمہا اللہ تعالیٰ بفضلِ الٰہی ایم۔ اے فائینل کا امتحان دے رہی ہے عزیزہ کی اعلیٰ کامیابی کے لئے۔ اپنے دوستوں اور جماعت کے سب بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں توجہ سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(خاکسار ماسٹر حسن محمد لکھو دہلوی۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

قسط دوم

ایک گذشتہ اعلان میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ عذر توڑنے کے لئے۔ کہ بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ کو فرض نہیں سمجھتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنا فیصلہ پیش کیا جا چکا ہے کہ "آیندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا" اور جو لوگ جو دس فیصد چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے۔ کہ دس فیصد چندہ ضرور دیں" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

ایک اور موقعہ پر اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے حضور نے فرمایا:-

"دوسری بات یہ ہے کہ پچاس فیصد لوگوں کو اس چندہ کی فرضیت اور اہمیت کا علم ہی نہیں۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق میری یہ تجویز ہے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے۔ جو اس چندہ کی اہمیت اور اس کے متعلق پراپیگنڈہ وغیرہ کے قواعد بنائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندے کے متعلق رپورٹ آنی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ اس بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۹۲)

اس ارشاد سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ "فرض" ہے سیکرٹریان کو اپنی اپنی جماعتوں میں باقاعدہ ہر ماہ اسکی وصولی کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور ہر مہینہ اس بارے میں اپنی جدوجہد کی رپورٹ مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔ جو جماعت ہر ماہ یہ رپورٹ نہیں بھجوائیگی۔ اس کے متعلق یہی سمجھا جائیگا کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی سے غافل ہے۔ پس سیکرٹریان مال کو رپورٹ بھجوانے میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر وہ خلیفہ وقت کے ارشاد پر من وعن عمل کریں تو اللہ تعالیٰ انکی آواز میں اثر پیدا کریگا اور غیب سے انکی امانت اور کامیابی کے سامان پیدا ہوتے چلے جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

والسلام عبدالحق رامہ

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں چندہ دینے والی

خواتین کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر المصلح الموعود کی خدمت بابرکت میں مورخہ ۱۵ ہجرت ۱۳۴۴ھ (۱۵ مئی ۱۹۶۵ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"جزاکن اللہ احسن الجزاء" اللہ تعالیٰ ہماری ان مخلص بہنوں کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے اور ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین

جماعت احمدیہ کی جملہ خواتین کو چاہیئے کہ مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے خاص فضلوں کی وارث ہوں۔ نیز اپنے محسن آقا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعائیں حاصل کریں

نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

درخواست ہائے دُعا

۱- میرے ابا جان کا بازو پھسلنے کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا۔ ابھی تک آرام نہیں آیا احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (امتہ الکریم فرحت محلہ دارالنصر ربوہ)

۲- میری ٹانگ پر گھٹنے کے نیچے چوٹ لگ گئی ہے تقریباً ایک مہینہ گذر گیا ہے لیکن ابھی تک ٹھیک نہیں ہو رہی۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالقیوم لاہور

۳- میرے والد چوہدری عبدالباری خانصاحب اکاؤنٹنٹ راجگڑھ لاہور تقریباً پچیس دن سے سخت بیمار ہیں۔ احباب کامل و عاجل شفایابی کے دعا فرمائیں

منیر احمد رسولی حلقہ راجگڑھ

۴- میرا لڑکا عزیزم منور احمد کراچی میں بیمار ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں

مولوی عبدالرزاق سیکرٹری جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں ضلع لاہور

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کیلئے عطایا جات

(مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ)

۲

مکرم سید تفضل حسین شاہ صاحب لاہور ---- ۱۰۰

" ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب تفصیل دل ---- ۱۰۰

منجانب والدصاحب مرحوم شیخ منظور علی صاحب ---- ۱۵۰

" والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ---- ۱۵

" ڈاکٹر فیروز الدین صاحب مرحوم ---- ۱۲۵

" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ---- ۱۲۵

" ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ---- ۱۰۰

" منیر لطیف صاحبہ ---- ۵۰

" فیروزہ صاحبہ ---- ۵۰

" خالد صاحب ابن ڈاکٹر عبداللطیف ---- ۵۰

" طارق صاحب ابن " ---- ۵۰

" زاہد صاحب " " ---- ۵۰

" بلال صاحب " " ---- ۵۰

" زبیر صاحب " " ---- ۵۰

مکرم شیخ فضل احمد بشیر احمد صاحب لاہور پسران شیخ محمد الدین صاحب ---- ۵۰

مکرم مستری محمود احمد صاحب لاہور ---- ۵۰

" ملک بشیر احمد صاحب کراچی ---- ۵۰

" ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نوابشاہ ---- ۵۰

" مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی منجانب حاجی رشید احمد محمود صاحب ---- ۲۰

" مرزا نذیر احمد صاحب میرپور خاص ---- ۲۰

" ماسٹر عبدالرحمن صاحب بنگالی منجانب جماعت ---- ۱۰۱

" مرزا مجید احمد صاحب ربوہ ---- ۱۰

" عبدالکریم صاحب فضل ریڈیو ہال روڈ لاہور ---- ۱۰

" علم الدین صاحب ناصر آباد سٹیٹ ---- ۱۰

" مرزا حمید احمد صاحب منجانب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم ---- ۱۰

نواب محمد امین خانصاحب بنوں ---- ۱۰

دفتر لنگر خانہ بحساب میجر عبداللطیف صاحب لاہور ---- ۱۰

مکرم محمد عثمان محمد ابراہیم صاحبان اینڈ سنز ---- ۵۰

مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی کنری منجانب جماعت کنری ---- ۶۹-۳۷

" مرزا ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال جیکب آباد ---- ۷۱

" میاں محمد بشیر احمد علی صاحب جھنگ صدر ---- ۵۰

" مرزا حمید احمد صاحب لاہور ---- ۵۰

" ڈاکٹر شریف احمد صاحب چنیوٹ ---- ۵۰

بذریعہ سیکرٹری مال

مکرم محمد حسین صاحب محمد آباد اسٹیٹ منجانب جماعت محمد آباد اسٹیٹ ---- ۴۰

" محمد رمضان صاحب بھیر و چیچی ---- ۳۷

" قاضی شریف احمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ملتان ---- ۲۵

منجانب محمود احمد صاحب آرٹسٹ لنشتر کالج ملتان

" " " " ---- ۲۵

" شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور ---- ۲۲

" بابو عبدالحمید صاحب منجانب ثاقب صاحب ---- ۲۰

دفتر لنگر خانہ منجانب جعفر احمد صاحب ---- ۲۰

" عبدالرؤف صاحب سیکرٹری مال لاہور ---- ۲۰

چھپاؤنی منجانب امیر بیگم صاحبہ قسط نمبر 3

مکرم مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ ---- ۲۰

" محبوب الٰہی صاحب لاہور ---- ۱۵

" قاضی نذیر محمد صاحب سیکرٹری مال ---- ۱۵

چک جھمرہ

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ ناصر آباد سٹیٹ ---- ۹۵-۱۱

مکرم فضل ہادی میاں صاحب مردان ---- ۱۰

" شیخ نیاز احمد صاحب الفردوس انارکلی لاہور ---- ۱۰

مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید ---- ۱۰

مکرم سید نور الحق صاحب کوئٹہ بذریعہ دفتر تحریک جدید ---- ۱۰

" مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی منجانب عبدالغنی صاحب ---- ۱۰

دُعائے مغفرت

۱- ہمارے والد ماجد مولوی عبیداللہ صاحب ۲۷ مئی بروز جمعرات شام کے قریباً ۷ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم نہایت مخلص اور نیک بزرگ تھے۔ ۸۵ سال کی عمر پاکر وفات پائی اور انکی نعش لائلپور سے ربوہ لایا گیا یہاں پر نماز جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور انکو ۲۸ مئی بعد از نماز جمعہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب سلسلہ انکی بلندئی درجات کے لئے دعا کریں خدا تعالیٰ انکو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (احقر عبدالحق قریشی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول پنڈ تحصیل مری)

۲- میری بیوی مرحومہ شاہ جہان بیگم۔ بنت حامد حسین خاں صاحب مرحوم چار ماہ گلے میں کینسر کی بیماری سے بیمار رہ کر ۱۵ مئی ۹ بجے ۵۸ برس کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت خوش اخلاق مہمان نواز ہر دل عزیز خاتون تھیں صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں نہایت صابر کہ خوش اخلاق کم گو متین۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

(خاکسار مولوی عبدالواحد خاں (صحابی) احمدیہ ہال کراچی صدر)

PSALMS OF AHMAD !

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا منظوم انگریزی ترجمہ

خوبصورت طباعت عمدہ کاغذ اور نہایت خوبصورت دورنگا گردپوش سے مزین قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی۔ راولپنڈی ۲ جون گورنروں کی کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سرکاری محکموں سے رشوت ستانی اور دیگر بدعنوانیوں کے خاتمہ کے لیے ایک مہم شروع کی جائے اور اس مقصد کے لئے مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے

کانفرنس میں جس کی صدارت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کر رہے تھے۔ صدر ایوب کے انتخابی منشور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے متعدد تجاویز بھی منظور کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کانفرنس میں بنیادی جمہوریتوں کے کام کا جائزہ لیا گیا اور یہ طے پایا کہ اس سال ۲۷ اکتوبر سے منتخب اضلاع میں اجتماعی کوششوں سے تجرباتی منصوبے شروع کئے جائیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ بدعنوانیوں کے بنیادی اسباب کا جائزہ لیا جائے۔ اور تمام اداروں اور تنظیموں سے اس لعنت کو ختم کر دیا جائے اور صرف ملزموں کو پکڑنے پر ہی اکتفا نہ کیا جائے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ بدعنوانیوں کے سدباب کے لئے سنتھیم رپورٹ کی روشنی میں مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

کانفرنس میں محسوس کیا گیا کہ رشوت کے اسباب میں سب سے اہم دفتری کارروائی میں تاخیر ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ دفتری طریق کار کو آسان بنایا جائے تاکہ جلد از جلد فیصلے ہو سکیں

موجودہ پروگرام کے مطابق کانفرنس تین جون تک جاری رہے گی اور اس میں دونوں صوبوں کے گورنر ملک امیر محمد خان اور جناب عبدالمنعم خان مرکزی اور صوبائی وزیروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں اقتصادی پالیسیوں پر بحث ہوئی۔ اور دولت کی منصفانہ تقسیم۔ اور اجارہ داری ختم کرنے اور ضروریات زندگی کی قیمتیں کم کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔ کانفرنس کے ایجنڈے میں سماجی برائیوں کے خاتمے کے لئے کمیشن کی رپورٹ اور دیگر انتظامی امور پر غور بھی شامل ہے۔

● راولپنڈی یکم جون۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ مئی کا مہینہ مصائب و الم کا مہینہ تھا اس دوران دو ہولناک حادثے ہوئے، جن میں ہزاروں افراد لقمہ اجل بن گئے۔

پہلا حادثہ تو مشرقی پاکستان کا ہیبتناک طوفان تھا۔ اور دوسرا حادثہ قاہرہ کے نزدیک پیش آیا۔ عوام کی جرأت اور حوصلہ قابل داد ہے جنہوں نے اس ہولناک مصائب کا بڑی جواں مردی سے مقابلہ کیا۔

صدر مملکت نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا کہ طوفان میں آٹھ ضلعوں کے قریباً بارہ ہزار افراد لقمہ اجل بنے۔ کافی جائداد اور ذرائع مواصلات کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ ابھی اس حادثہ کے نشان مندمل ہونا بھی شروع نہیں ہوئے تھے کہ طیارے کی تباہی کا دوسرا حادثہ پیش آ گیا جس میں بے شمار اہم شخصیتیں لقمہ اجل ہو گئیں۔ صدر نے پی آئی اے سے بھی اظہار ہمدردی کیا۔

ضرورت

ہمیں اپنی دکان کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:

۱۔ ایک تجربہ کار اور کوالی فائڈ کمپونڈر۔ اگر کسی دوائیوں کی بڑی دکان پر کام کیا ہو بہتر ہوگا۔

تنخواہ کم از کم ۱۵۰/- تجربہ کے مطابق تنخواہ زیادہ بھی دی جا سکتی ہے۔

۲۔ تجربہ کار سیلز مین

۳۔ ایک تجربہ کار اور محنتی ڈرائیور۔ ایمبولینس کار کے لیے

درخواستیں فوری طور پر بھجوا دیں یا بالمشافہ گفتگو کریں۔

شفا میڈیکو
چوک میو ہسپتال لاہور

سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب اور درخواست دعا

مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بوقت ۷ ½ بجے صبح محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی گئی۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی۔ نے بنیاد میں اپنے ہاتھ سے وہ اینٹ رکھی جس پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا فرمائی تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن دیگر صحابہ نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں ان میں محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بلول پور اور محترم میاں محمد بوٹا خاں صاحب سابق موذن مسجد اقصیٰ قادیان بھی شامل تھے۔ آخر میں محترم میاں محمد شریف صاحب نے دعا کرائی۔ احباب مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔ (وسیم احمد۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اہم اعلان

پاکستان ویسٹرن ریلوے کو فوری طور پر مطلوب مختلف سائز کی ..... ۵ مکعب فٹ ہارڈ ووڈ لاگز کی فراہمی کے ضمن میں متوقع فراہم کنندگان کو ۲۸ مئی ۱۹۶۵ء کو ایک استفسار نامہ جاری کیا گیا ہے جنہیں یہ استفسار نامہ نہ ملا ہو مگر وہ یہ فراہمی کر سکتے ہوں انہیں چاہیئے کہ باقاعدہ ٹنڈر انکوائری کے اجراء کے لئے فی الفور دستخط کنندہ ذیل کو یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے ایبٹ آباد کو درخواستیں دیں۔ ٹنڈر ۱۲ جون ۱۹۶۵ء کو ۹ بجے صبح کھلنے ہیں۔

اے حمید پی۔ آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پی ڈبلیو ریلوے۔ لاہور

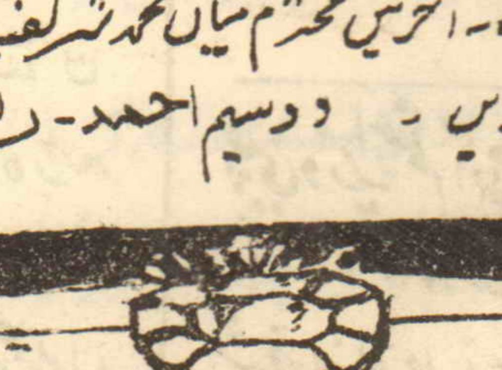

خصوصی ہیرے و دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں،

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ضروری اعلان:- ماہ مئی ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم دس جون ۶۵ء تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کے لئے) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں ملکہ کو ۱۹ انیس روپے

خلافت خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے،

اس نعمت کی قدر کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے، لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت

ربوہ ۲۷ مئی بروز جمعرات بوقت ساڑھے پانچ بجے شام زیر انتظام لجنہ اماء اللہ ربوہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم جو خاص اس موقع کے لئے کہی گئی تھی، کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ "مصباح" نے خلافت کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر مدلل تقریر کی۔ آپ نے آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہوئے واضح کیا کہ خلیفہ وہی شخص ہوتا ہے جسے خدا مقرر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خلفاء کے تقرر کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ خلافت نبی کے مشن کی حفاظت اور تکمیل کے لئے ہوتی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد ایک نظم ہوئی اور پھر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ خلافت کو اسلام کے جسم کے لئے شاہ رگ کہنا موزوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ایک انعام کا وعدہ فرمایا ہے اور وہ انعام "خلافت" ہے یہ انعام ابتداءً مسلمانوں کو خلافت راشدہ کی صورت میں ملا۔ اور اس زمانہ میں یہ انعام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو دیا گیا۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ خلیفہ اوّل منتخب ہوئے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں بعض اندرونی و بیرونی فتنے اٹھے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے اور اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو ترقی دیتا چلا گیا۔ یہانتک کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا سنہری دور شروع ہوا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انعام سے نوازتا چلا جائے گا۔

آپ کی موثر تقریر کے بعد صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی تقریر ہوئی آپ نے کہا کہ نبی کے ہاتھ سے جو بیج بویا جاتا ہے اس کی نشوونما خلفاء کے ہاتھ سے ہوتی ہے پس خلافت خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض اوّلین ہے۔ آخر میں نظم کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی تقریر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جو نبوت کے انعام سے وابستہ رہتا ہے وہی خدا تعالیٰ سے وابستہ رہتا ہے جب تک ہم خلافت سے وابستہ ہیں خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہمارے ساتھ ہیں۔ پس ہمارا خدا ہمیں خلافت سے وابستہ رکھے کہ اسی میں ہماری فلاح اور اسی میں ہماری بقا ہے۔

دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

(امۃ القدیر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

طوفان زدگان کیلئے مصر اور سعودی عرب کا عطیہ

ڈھاکہ ۳ جون۔ مصری حکومت نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کے لئے دس ہزار پونڈ مالیت کے کپڑے اور ادویات بطور عطیہ دیئے ہیں۔ سعودی عرب کے نمائندے مسٹر احمد یوسف علی رضا نے ایک ایمبولینس گاڑی پیش کی۔ دریں اثنا امدادی کام تیز رفتاری سے جاری ہے مصیبت زدگان میں کئی من گندم، چاول اور دیگر ضروری اشیاء تقسیم کی گئیں۔ وبائی امراض کی انسدادی ادویات بھی تقسیم کی جا رہی ہیں۔ پینے کا پانی مہیا کیا جا رہا ہے کنوئیں وغیرہ دوبارہ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

ماہنامہ الفرقان کے خاص نمبر کے متعلق

اعلان

مئی جون کا رسالہ الفرقان کا "مسیح موعود نمبر" جو غیر مبایعین کے لئے خاص تحفہ ہے جملہ خریدار حضرات کے نام ۳۱ مئی کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔

جن احباب کا چندہ ختم تھا ان کے نام رسالہ وی پی کیا گیا ہے وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

صدر ایوب اور چو این لائی کے درمیان اہم مذاکرات

مسٹر بھٹو اور نائب وزیر خارجہ چین نے بھی ملاقات میں حصہ لیا

راولپنڈی ۳ جون۔ کل یہاں چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور صدر ایوب خان کے درمیان اہم امور پر طویل مذاکرات ہوئے۔ مذاکرات کے دوران موجودہ بین الاقوامی صورت حال اور دوسری افریشیائی کانفرنس سے متعلقہ امور زیر غور آئے دونوں سربراہوں میں دوبارہ ملاقات ہوئی۔ پہلی ملاقات ایوان صدر میں اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی دوسری ملاقات سرکاری مہمان خانے میں ہوئی جہاں چینی وزیر اعظم قیام پذیر ہیں۔

اس موقعہ پر نائب وزیر خارجہ چین مسٹر چانگ ہان فو، چینی سفیر اور دیگر چینی حکام موجود تھے۔ صدر ایوب کی معاونت وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سیکرٹری وزارت خارجہ مسٹر عزیز احمد، ایڈیشنل سیکرٹری خارجی امور آغا شاہی اور مسٹر قیصر رشید ڈپٹی سیکرٹری وزارت خارجہ بھی موجود تھے۔

وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کل جب یہاں پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر صدر ایوب خان نے ان کو خوش آمدید کہا۔ قومی اسمبلی کے سپیکر دونوں صوبوں کے گورنر کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور صدر برما کے خاص ایلچی مسٹر یو یدھی بھی موجود تھے۔

طیارہ سے اترتے ہی صدر ایوب خان نے بڑھ کر معزز مہمان سے گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اس کے بعد دونوں سربراہ ایک چبوترہ پر گئے جہاں انہوں نے پرچم کی سلامی لی۔ بعد ازاں وزیر اعظم نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد تین بچوں نے معزز مہمان کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے فوجی بینڈ نے قومی ترانے بجائے ہوائی اڈے پر کافی تعداد میں جمع لوگوں نے بھی پرجوش نعرے لگا کر معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہوائی اڈہ پر کسی غیر ملکی مہمان کے استقبال کے لئے دونوں صوبائی گورنر اور مرکزی اور صوبائی کابینہ کے وزراء اس قدر تعداد میں یک وقت جمع ہوئے ہوائی اڈے کی تقریبات کے بعد وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اور ان کے ہمراہی موٹروں کے جلوس میں ایوان صدر روانہ ہوئے۔ سڑک کے دورویہ کافی تعداد میں مرد عورتیں اور بچے استقبال کے لئے جمع تھے تمام راستے کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ م م

م م آراستہ کیا گیا تھا۔ دونوں ملکوں کے قومی پرچم لٹک رہے تھے۔ اور رنگ برنگ جھنڈیاں لگی تھیں۔ مختلف مقامات پر آرائشی دروازے بنے ہوئے تھے۔

عوام پاک چین دوستی زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد اور وزیر اعظم چین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔

پاک چین دوستی موجودہ بین الاقوامی حالات میں ایک تعمیری حقیقت ہے،

دوستانہ تعلقات دونوں ملکوں کے عوام کی امنگوں کے مطابق روز بروز زیادہ مضبوط ہوتے جائیں گے (چو این لائی)

راولپنڈی ۳ جون۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ پاکستان اور چین کی بڑھتی ہوئی دوستی موجودہ بین الاقوامی حالات میں بڑی اہمیت رکھتی ہے

کل چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر نامہ نگاروں کو ایک تحریری بیان میں انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کی دوستی روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جارہی ہے جس کے نتائج خوشگوار برآمد ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا وہ تیسری مرتبہ پاکستان کے دورے پر آئے ہیں اور ہر مرتبہ ان کا بڑھ چڑھ کر استقبال کیا گیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام کے دلوں میں دوستی کے کس قدر جذبات موجزن ہیں شاندار استقبال کے لئے میں پاکستانی عوام اور صدر ایوب خان کا ممنون ہوں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ چند سالوں کے دوران دونوں ملکوں میں باہمی مفاہمت اور دوستی بہت بڑھ گئی ہے۔ دوستی اور مضبوط و مستحکم ہوگی۔ خدا کرے پاک چین دوستی دائمی حیثیت اختیار کرے۔

چینی وزیر اعظم آج سہ پہر کراچی پہنچیں گے

کراچی ۳ جون۔ چینی وزیر اعظم راولپنڈی سے مشرقی افریقہ جاتے ہوئے آج سہ پہر کراچی سے گذریں گے وہ ایک گھنٹہ کراچی میں قیام کریں گے اور پھر مشرقی افریقہ روانہ ہو جائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴